ببرکاتِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
۱۴۱۰ھ
نعتیہ دیوان مسمّی بنام تاریخی
بہارِ بخشش
۱۴۱۰ھ
حصہ دوم
مصنفہ:
خلیفہ حضور مفتیٔ اعظم ہند
حضرت الحاج الشاہ قاری محمد امانت رسول صاحب
سربراہ اعلیٰ الجامعۃ الرضویہ مدینۃ الاسلام
ہدایت نگر، پیلی بھیت شریف (یوپی) انڈیا
05882-
259373
پیش کردہ: محمد حسنین رضا مصباحی لکھیم پوری

بہ برکاتِ بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۴۱۰ھ

نعتیہ دیوان مسمٰی بنام تاریخی

بہارِ بخشش حصہ دوم

۱۴۱۰ھ

مصنفہ:

خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند

حضرت الحاج الشاہ قاری محمد امانت رسول صاحب

سربراہ اعلیٰ الجامعۃ الرضویہ مدینۃ الاسلام

ہدایت نگر، پیلی بھیت شریف (یوپی) انڈیا

Ph. 05882-259373 M.9412462820

پیش کردہ: محمد طیب علی رضوی برکاتی، عکسی اترولہ، گونڈہ

NOORICOMP.SAILANI,BLY.Ph.2562598,9897242575

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَ سَلَّمَا وَ عَلٰی ذَوِیْہِ وَ آلِہٖ اَبَدَ الدُّھُوْرِ وَ کَرَّمَا

سنیت پر ہو خاتمہ یارب

فضل درکار ہے ترا یا رب
رحم فرما بحالِ ما یارب

ذات ہے تیری لا شریک لہ
نام بے مثل ہے ترا یارب

رہے ہر وقت ہم پہ فضل و کرم
تیرا تیرے رسول کا یارب

تیری تیرے رسول کی رحمت
عاصیوں پر رہے سدا یارب

بخش دے ہم گناہگاروں کو
تو ہے رحمٰن یا خدا یارب

حاسدوں پر بھی اور اعدا پر
قہر کی بجلیاں گرا یارب

حاسدوں کو عطا ہدایت ہو
بس یہی ہے مری دعا یارب

از طفیل شہ رضا یا رب
مجھ برے کو بھلا بنا یارب

میرے حافظ عنایت و نوری
ہر بلا سے رہیں جدا یارب

میرا لختِ جگر رضائے رسول
ہر جگہ پائے مرتبہ یارب

میرے شامول کو طفیل رسول
کر دے علم و عمل عطا یارب

سایۂ چار یار چاروں پر | دائما بہرِ مصطفٰے یارب
میری ماں میرے سارے اہل وعیال | پائیں امن و اماں سدا یارب
تیری تیرے رسول کی رحمت | گھر کے ہر فرد پر سدا یارب
جتنے احبابِ اہل سنت ہیں | کردے ہر ایک کا بھلا یارب
بہرِ غوث و رضا امانت کا | سنیت پر ہو خاتمہ یارب

نام رٹا کر اپنے رب کا اللّٰہُ اللّٰہُ

ذکرِ خدا کر ہر لمحہ اللّٰہُ اللّٰہُ
نام رٹا کر اپنے رب کا اللّٰہُ اللّٰہُ

اسم اعظم پوچھتے ہو ہاں اسمِ جلالت ہی تو ہے
نام مبارک اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ

ایسی قوت دیدے مجکو سنّی بناؤں بدمذہب کو
علم وعمل میں پختہ فرما اللّٰہُ اللّٰہُ

صدقے میں آقائے حرم کے بخش دے مجکو اپنے کرم سے
وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ

غوث وخواجہ شہ جی میاں کا مجھ پہ کرم ہے غازی میاں کا
صابرواشرف اور رضا کا اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ

میرا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے آتش بغض میں جلتے رہیں گے
سن لیں سب اعدائے زمانہ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ

مفتیٔ اعظم کی یہ عنایت آج بنا ہے باغِ ہدایت
گلشنِ جنت فضل خدا کا اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ

تجکو امانت قطب مدینہ فرماتے ہیں حمایت بابا
یہ بھی کرم ہے رسول اللہ کا اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ

قاری امانت بے نقطے کی خوب لکھی ہے نعت احمد

مولا کی ہے آمد آمد
ورد ہو ہر دم درود احمد
لاکھوں سلام درود کروروں
آل کو سارے مددگاروں کو
اولادِ سرکار دو عالم
ماہِ مکرم کی دس دو ہے
مکہ ہے سرکار کا مکہ
اول کلمہ الا اللّٰہ
اللہ واحد کا کرم ہے
درد و الم کی حکمی دوا ہے
دار اللہ کی معماری کا
وسطِ ردا اس واسطے رکھا
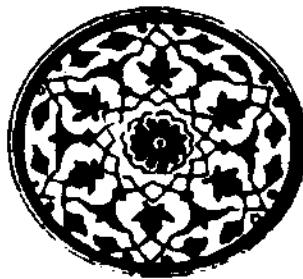
صلِّ و سلّم علیٰ مُحَمَّدٌ
صلّی اللّٰہ علیٰ مُحَمَّدٌ
ہر ہر لمحہ علیٰ مُحَمَّدٌ
سلام صد صد درود صد صد
اولیٰ اعلیٰ اکرم اسعد
آمد احمد و صالِ احمد
مکہ ہے سرکار کا مولد
اِلا اللّٰہُ وردِ مُحَمَّدٌ
ملے رسول اللہ مُحَمَّدٌ
صلیٰ اللّٰہ علیٰ مُحَمَّدٌ
کام ہوا وہ مرمرِ اسود
ہر سردار اٹھا لے اسود

حکم ہوئے سرکارِ مکہ
سرورِ عالم کا مالک ہے
حامی ہمارا محی الملہ
اس کے علم کی دھوم ہے ہر سو
اہلِ سلاسل کا ماوا ہے
درسِ رسول میں عمر کٹی کل
آلِ محمد آلِ رسولی

حل ہوا مسئلہ مرمرِ اسود
اللّٰہُ مَمدُوحِ مُحَمَّد
ولدِ صالح ولدِ مُحَمَّد
ہے مارہروی آلِ مُحَمَّد
مارہرہ کا آل مُحَمَّد
وہ ہے علامہ وصی احمد
لکھے گا ہر دم مدحِ مُحَمَّد

قاری امانت بے نقطے کی
خوب لکھی ہے نعتِ احمد

بَرائے بُخار

سُورَۂ مُجادلہ شریف جو اٹھائیسویں پارہ کی پہلی سُورت ہے، بعد عصر تین بار پڑھ کر پانی پر دَم کر کے پلایا جائے۔

چشمِ عشاق بھائے طیبہ کو

یا الٰہی دکھا دے طیبہ کو — گھر کا ہر فرد جائے طیبہ کو

خلد سے کم نہیں ہے ارضِ حرم — وہ شرف مل گیا ہے طیبہ کو

کعبہ وَ عرش پر فضیلت ہے — تربتِ مصطفائے طیبہ کو

مکہ افضل ہے یا مدینہ ہے — چشمِ عشاق بھائے طیبہ کو

ہم بھی دیکھیں گے ایک دن مکہ — ایک دن دیکھ لیں گے طیبہ کو

خلد سے جائے جو حرم سے چلے — خلد پائے جو جائے طیبہ کو

نارِ دوزخ نگل ہی جائے گی — دشمنِ مصطفائے طیبہ کو

مژدہ دیتے ہیں حضرت رضواں — خلد کا ہر فدائے طیبہ کو

دونوں عالم بھی جگمگا اٹھے — جب سے پایا ضیائے طیبہ کو

پیر و مرشد بنا لیا میں نے — نائبِ مصطفائے طیبہ کو

نام جس کا ہے مصطفائے رضا — ابنِ احمد رضائے طیبہ کو

ہوا امانت بھی اہلِ محفل میں
گھر کا ہر فرد جائے طیبہ کو

صد مرحبا رسولوں کے سردار آگئے

جب مسندِ ظہور پہ سرکار آ گئے
سارے اندھیرے مٹ گئے انوار آ گئے

یا ربِّ ھبلی امتی کہتے ہوئے حضور
امت کے حامی ناصر و غمخوار آ گئے

آمد کا دبدبا کہوں یا معجزہ کہوں
کنگورے ٹوٹے بت گرے سرکار آ گئے

بارہ ربیع پیر کو اپریل کی تھی بیس
صد مرحبا رسولوں کے سردار آ گئے

اعدا کو موت آنے لگی ہر طرف نظر
جب رن میں لے کے مرتضی تلوار آ گئے

منصب صحابیت کا اسی وقت مل گیا
مسلم جو کرنے آپ کا دیدار آ گئے

مسلم یہودی فیصلہ کروانے جب گئے
فاروق لے کے ہاتھ میں تلوار آ گئے

دین خدا کے واسطے دینے کو اپنا خون
کر بل میں ابن حیدرِ کرّار آ گئے

ہجرت کی مصطفٰے نے مدینے میں پہنچے جب
قربان ہونے شاہ پہ انصار آ گئے

یا غوث المدد کہا مشکل کے وقت جب
بغداد سے ہمارے مددگار آ گئے

اسلام کو بچالیا اسلام کے لئے
قربان ہونے سیدِ سالار آ گئے

ہوتے ہیں ٹھیک غازی کے میلے میں ہر برس
جو کوڑھی اندھے حاضر دربار آ گئے

ابن رضا نے غیب کی باتیں بتائیں جب
منکر بھی کرتے غیب کا اقرار آ گئے

قاری امانت اور چمکتی سی نعت پڑھ
سننے ملائکہ ترے اشعار آ گئے

✪✪✪

واہ کیا جودوکرم ہے شاہِ بطحا آپکا

واہ کیا جود و کرم ہے شاہِ بطحا آپکا
ابنِ بو جہل عکرمہ پڑھتے ہیں کلمہ آپکا

مدح کیا لکھ پائے کوئی اور قصیدہ آپکا
مدح خواں ہے خود کلامِ حق تعالیٰ آپکا

میرا دیں اور میرا ایماں ذکر آقا آپکا
میرا قرآں مصحفِ رخ روئے زیبا آپکا

کرتے ہیں سارے نبی ہر وقت چرچا آپکا
بجتا ہے کونین میں ہر سمت ڈنکا آپکا

کوئی کیا جانے رسولِ پاک رتبہ آپکا
سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے بعد مولیٰ آپکا

دونوں عالم چاہتے ہیں ربّ کعبہ کی رضا
آپ کی مرضی کا طالب ربّ کعبہ آپکا

آپ محبوبِ خدا ہیں مظہرِ ذاتِ خدا
ہے خدا کا ذکر بیشک ذکر کرنا آپکا
کنکری مشتِ ابوجہلِ لعیں میں بول اٹھیں
قبضے میں دشمن کے تھیں پڑھتی تھیں کلمہ آپکا
فضل میں کیونکر نہ رمضاں سے فزوں ہو ماہِ نور
فضل میں جمعہ سے افضل ہے دوشنبہ آپکا
کوئی خطرہ ہی نہیں دنیا و عقبیٰ کا مجھے
میرے ہاتھوں میں ہے دامن مرتضیٰ کا آپکا
حضرت بو بکر صدیق و عمر عثماں علی
کیسا کیسا ہے عظیم الشاں خلیفہ آپکا
بد سہی مجرم سہی عاصی سہی کچھ بھی سہی
ہے امانت کیسا ہی سگ تو ہے آقا آپکا
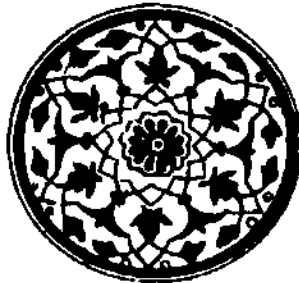
مصطفٰے نائب ذوالجلال آگیا

ماہِ میلاد کا جب ھلال آگیا
اھلِ سنت کو کرنے بحال آگیا

پانچسو سن اکہتر جو سال آگیا
آمنہ بی کے گھران کا لال آگیا

بیس اپریل تھی روز دوشنبہ کو
آمنہ بی کے گھران کا لال آگیا

بارہ تاریخ ماہِ منور کی تھی
جس گھڑی آفتابِ جمال آگیا

سارے عالم میں خوشیاں منائی گئیں
مصطفٰے نائبِ ذوالجلال آگیا

ظلمتیں کفر کی شرک کی مٹ گئیں
صبح صادق میں وہ خوش خصال آگیا

جس کا سایہ نہیں جس کا ثانی نہیں
وہ رسولِ خدا بے مثال آگیا

پہلے ہجرت کی مکے میں پھر شان سے
باہزاراں جلال و جمال آگیا

امتی امتی لب پہ جاری رہا
اپنی امت کا انکو خیال آگیا

جس جگہ پہنچے مفتیِ اعظم وہاں
بدعقیدوں کے اوپر زوال آگیا

پڑھنے میلادِ پاکِ رسولِ انام
یہ امانت غلامِ بلال آگیا

☆☆☆

فخر مکّہ مدینہ امام حسین

تاجدارِ زمانہ امامِ حسین
فخر مکّہ مدینہ امامِ حسین

فاطمی شاہزادہ امامِ حسن
ہے نبی کا نواسہ امامِ حسین

جانِ بوبکر و فاروق عثماں علی
اور جانِ صحابہ امامِ حسین

حضرتِ عائشہ کا سکون و قرار
ابنِ بنتِ خدیجہ امامِ حسین

جس پہ قربان بیٹے کو کردیں نبی
ہے وہی ابنِ زہرا امامِ حسین

نوجوانانِ جنت کا سردار ہے
ہے یہ فرمانِ آقا امامِ حسین

دشمنِ حق تعالیٰ ہے دشمن ترا
ہے یہ ارشاد مولا امامِ حسین

پوری دل کی مرادیں ہوں بہر رضا
صدقۂ غوث و خواجہ امامِ حسین

دیکھیں بغداد پھر کربلا و نجف
اور مکہ مدینہ امامِ حسین

کربلائے معلّٰی میں بلوایئے
دیکھ لیں تیرا روضہ امامِ حسین

تجھ پہ قربان قاری امانت کی جان
اور سب اھلِ خانہ امامِ حسین

✪✪✪

بہت مشہور ہے پڑھو قصیدہ غوث اعظم کا

کرو اللہ کا ذکر اور نبی کا غوثِ اعظم کا
پڑھو اے سنّیو مل کر وظیفہ غوث اعظم کا

علی ابنِ ابی طالب ہے بابا غوثِ اعظم کا
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم لاریب نانا غوث اعظم کا

کیا کرتے ہیں جن وانس چرچا غوث اعظم کا
سنا کرتے ہیں حضرت خضر جلسہ غوث اعظم کا

بھلا کیا کوئی جانے ہر ہے کیسا غوث اعظم کا
ولی رکھتے ہیں اپنے سر پہ تلوا غوث اعظم کا

تھی ہجری چارسو ستر یکم رمضانِ ذیشاں تھی
ہوا تھا جس گھڑی دنیا میں آنا غوث اعظم کا

کرامت غوث نے آتے ہی دنیا میں یہ دکھلائی
تھا اس دم شیر خواری میں بھی روزہ غوث اعظم کا

سَقَانِی الْحُبُّ کَاْسَاتِی الْوِصَال جس کا مطلع ہے
بہت مشہور ہے پڑھ لو قصیدہ غوث اعظم کا

علی بن ہیتی کو سوتے میں رویت ہوگئی شہ کی
ہوا تھا منعقد جس وقت جلسہ غوث اعظم کا

بیاں کرتے تھے غوثِ پاک ممبر سے اتر آئے
زیارت جاگتے میں کی یہ رتبہ غوث اعظم کا

امام احمد تو اپنی قبر سے باہر نکل آئے
مصافحہ بھی کیا دیکھو یہ رتبہ غوث اعظم کا

سعید احمد کی لڑکی کو رہائی مل گئی جن سے
وظیفہ جب انھوں نے پڑھ لیا یا غوث اعظم کا

پریشاں تھی بہت اک جن سے عورت جن ہوا غائب
پڑھا جب کان میں اسکے وظیفہ غوث اعظم کا

صداقت پر ہوئے تھے ساٹھ رہزن تائب و بیعت
بجا بچپن ہی سے عالم میں ڈنکا غوث اعظم کا

مخالف کیا کرے میرا مرے ہاتھوں میں ہے دامن
شہِ مفتیٔ اعظم کا رضا کا غوث اعظم کا

کہا تھا شیرِ سنت اعلیحضرت نے ہدایت کو
تھا ان کی پشت پر نورانی پنجہ غوث اعظم کا

لیا خواجہ معین الدین چشتی سنجری نے بھی
قدم آنکھوں پہ سر گردن پہ آقا غوث اعظم کا

عزیزو جس گھڑی مجھ کو اتارو قبر کے اندر
تو میری قبر میں رکھ دینا شجرہ غوث اعظم کا

امانتؔ ہاتھ پر بیعت ہوا مفتیٔ اعظم کے
تو فضلِ حق سے دامن ہاتھ آیا غوث اعظم کا

خلافت مل گئی چودہ سلاسل کی امانتؔ کو
شہِ مفتیٔ اعظم سے یہ صدقہ غوث اعظم کا

ہے بہرائچ میں روضہ حضرتِ مسعود غازی کا
مگر ہر سو ہے چرچا حضرتِ مسعود غازی کا
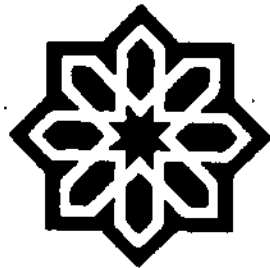
بہت اونچا ہے پایا حضرتِ مسعود غازی کا
زمانہ قبلِ خواجہ حضرتِ مسعود غازی کا

تھی ہجری چار سو پانچ اور تھا اجمیر ہی مولد
ہوا دنیا میں آنا حضرتِ مسعود غازی کا

تھی ہجری چار سو چوبیس تاریخ رجب تیرہ
ہوا دنیا سے پردہ حضرتِ مسعود غازی کا

زمانے میں بجایا چار سو اسلام کا ڈنکا
بجے پھر کیوں نہ ڈنکا حضرتِ مسعود غازی کا

جہاں مبروص کوڑھی بانجھ اندھے ٹھیک ہوتے ہیں
وہ ہے دربار کس کا حضرتِ مسعود غازی کا

جہاں مسلم سے زیادہ غیر مسلم بھی سلامی دیں
نہ مانو دیکھو میلا حضرتِ مسعود غازی کا

علی کا فیض بٹتا ہے سدا دربارِ غازی سے
علی ہے کس کا بابا حضرتِ مسعود غازی کا

شفاء پاتے ہیں ہندو سکھ عیسائی اور مسلم بھی
شفا خانہ ہے روضہ حضرتِ مسعود غازی کا

جہاں ہر گھنٹے میں تشریف حضرت خضر لاتے ہوں
وہ ہے دربار کس کا حضرتِ مسعود غازی کا

طفیلِ مفتیِ اعظم امانتؔ ہے غلامِ در
امام احمد رضا کا حضرتِ مسعود غازی کا
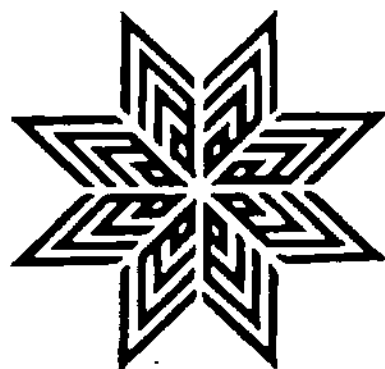
الٰہی خیر گردانی بحقِّ شاہِ جیلانی

کرم ہو جائے مجھ پر دور ہو میری پریشانی
الٰہی خیر گردانی بحقِّ شاہ جیلانی

عطا ہو صدقۂ سرکار غوثِ پاک لا ثانی
الٰہی خیر گردانی بحقِّ شاہ جیلانی

منور کردے میرا قلب بھردے نور عرفانی
الٰہی خیر گردانی بحقِّ شاہ جیلانی

بنا مجھکو غلامِ حضرتِ محبوبِ سبحانی
الٰہی خیر گردانی بحقِّ شاہ جیلانی

قیامت میں اٹھا مجھ کو غلامِ غوثِ صمدانی
الٰہی خیر گردانی بحقِّ شاہ جیلانی

سدا برسے ہر اک سنّی کے اوپر فیضِ جیلانی
الٰہی خیر گردانی بحقِّ شاہ جیلانی

عطا کردے مسلمانوں کو یارب نورِ ایمانی
الٰہی خیر گردانی بحقِ شاہ جیلانی
مسلماں کو جو دیکھے کہہ اٹھے یہ شانِ ایمانی
الٰہی خیر گردانی بحقِ شاہ جیلانی

مسلماں کو ہدایت دے بچے از کارِ شیطانی
الٰہی خیر گردانی بحقِ شاہ جیلانی
ہر اک مسلم بنائے صورتِ وشکلِ مسلمانی
الٰہی خیر گردانی بحقِ شاہ جیلانی

نماز پنج وقتہ بھی پڑھے آیاتِ قرآنی
الٰہی خیر گردانی بحقِ شاہ جیلانی

امانتؔ قادری نوری کو یارب کردے نورانی
الٰہی خیر گردانی بحقِ شاہ جیلانی

عجب جنت نما ہے آستانہ حضرت خواجہ

تمہارے در پہ حاضر ہے زمانہ حضرتِ خواجہ
عجب جنت نما ہے آستانہ حضرتِ خواجہ

نبی کے فیض کا باڑا ترے روضے پہ بٹتا ہے
عطا کر دیجئے مجھ کو بھی صدقہ حضرتِ خواجہ

تمہارے پیرو مرشد حضرتِ عثمانِ ہارونی
گئے تھے ساتھ لے کر پیشِ روضہ حضرتِ خواجہ

کہا قطب المشائخ جالیوں سے شاہِ طیبہ نے
ہوئے جب حاضرِ دربارِ آقا حضرتِ خواجہ

ہر اک راجہ تری چوکھٹ پہ سر اپنا جھکاتا ہے
ہو ملکِ ہند کے بے مثل راجہ حضرتِ خواجہ

سمایا ہے تیرے کاسے میں سبھی تالاب کا پانی
دکھایا مشرکوں کو خوب جلوہ حضرتِ خواجہ

ترے دربار میں جانے کو اک مودودی اخبث نے
زنا و قتل سے بدتر بتایا حضرتِ خواجہ
تبلیغی مت کٹے کلمہ پڑھائیں کلمہ گوہی کو
پڑھایا مشرکوں کو تو نے کلمہ حضرتِ خواجہ
ہے ملکِ ہند میں بے مثل گنبد چشتی آقا کا
نرالا ہے انوکھا ہے سراپا حضرتِ خواجہ
تمہارے در سے کوئی بھی نہیں خالی گیا آقا
غلاموں کا بھی بھر دو خالی کاسہ حضرتِ خواجہ
حکومت بخشدی ہندوستاں کی غوثِ اعظم نے
بہت اونچا کیا ہے تیرا پایا حضرتِ خواجہ
طفیلِ مفتیٔ اعظم مرا حصہ مجھے دے دو
تمہارے در سے آقا سب نے پایا حضرتِ خواجہ
کہا قطب المشائخ جالیوں سے شاہِ طیبہ نے
لقب سرکار سے بے مثل پایا حضرتِ خواجہ
امانتؔ نے بہت سے اولیاء اللہ کو دیکھا
دیا کرتے ہیں تیرے در پہ پہرا حضرتِ خواجہ

مجھے جلوہ دکھا خواجہ معین الدین اجمیری

بفیضِ مصطفےٰ خواجہ معین الدین اجمیری
ہیں فخر الاولیاء خواجہ معین الدین اجمیری

تمہارا سلسلہ مجھ کو ملا جب مل گئے مجھ کو
امام احمد رضا خواجہ معین الدین اجمیری

بفیضِ غوث اعظم بادشاہِ ہند ہیں بیشک
امامِ الاولیاء خواجہ معین الدین اجمیری

شہِ عثمان ھارونی کا اپنا غوث اعظم کا
مجھے جلوہ دکھا خواجہ معین الدین اجمیری

عطا کی ہے تمہیں نے دولتِ اسلام لاکھوں کو
ہو فضلِ کبریا خواجہ معین الدین اجمیری

عطا کر دیجئے دل کی مرادیں ہم غلاموں کو
رضا کا واسطہ خواجہ معین الدین اجمیری

ترے در سے چلے بغداد مکے پھر مدینے کو
ہمارا قافلہ خواجہ معین الدین اجمیری

خلیفہ آپکے خواجہ حمید الدین کے در سے
بلاوا آگیا خواجہ معین الدین اجمیری

مجھے ناگور لے جانے کو آئے باسنی والے
کرم تیرا ہوا خواجہ معین الدین اجمیری

ہے بغدادی شہنشہ عبدِ وھّاب حضرتِ والا
تمہارا لاڈلا خواجہ معین الدین اجمیری

بلایا اپنے روضے پر زیارت کا شرف بخشا
یہ تیرا فیض تھا خواجہ معین الدین اجمیری

غلامی میں بہت سے اولیاء اللہ ہیں شامل
ہیں شیخ الاولیاء خواجہ معین الدین اجمیری

ہے کل ہستی امانت کی تمہارے ہاتھ میں آقا
بنا از اولیاء خواجہ معین الدین اجمیری

امانت پر خصوصی فیض ہے سرکارِ والا کا
رہے بھی دائما خواجہ معین الدین اجمیری

لٹاتے ہیں مدینے کا خزانہ حضرتِ خواجہ

نرالا ہے تمہارا آستانہ حضرتِ خواجہ
ہیں حاضر بادشاہانِ زمانہ حضرتِ خواجہ
ترے در سے چلیں بغداد کربل پھر نجف اشرف
چلیں پھر دیکھنے مکہ مدینہ حضرتِ خواجہ
ترے در سے پئیں جام تصوف اولیاء اللہ
مجھے بھی قطرہ دو قطرہ پلانا حضرتِ خواجہ
ترے ہی دم سے ملکِ ہند کی عزت دوبالا ہے
ترے خادم شہنشاہِ زمانہ حضرتِ خواجہ
جسے چاہو ولی دم میں بنا دو شاہِ اجمیری
تمہارے پاس ایسا کارخانہ حضرتِ خواجہ
فقیر و دوڑو اجمیرِ مقدس میں شہِ سنجر
لٹاتے ہیں مدینے کا خزانہ حضرتِ خواجہ
حضورِ اعلیٰ حضرت کے وسیلے سے امانت کو
عطا کر دیجئے نوری خزانہ حضرتِ خواجہ

سید العارفین ہیں صابر
مرشد الکاملین ہیں صابر

ماموں بابا فرید گنجِ شکر
مظہرِ قطبِ دین ہیں صابر

خود نہ کھایا مگر کھلاتے رہے
عمدۃ الصابرین ہیں صابر

برسوں کھانا جنھوں نے کھایا نہیں
فخرِ روئے زمین ہیں صابر

ہیں شہنشاہ شہرِ کلیر کے
کون بدرِ مبین ہیں صابر

نورِ چشمانِ خواجۂ عالم
عکسِ خواجہ معین ہیں صابر

عاشقوں کا سکونِ قلب و جگر
قبلۂ عاشقین ہیں صابر

اس کے حامی ہیں جس کا کوئی نہیں
چشتیوں کے معین ہیں صابر

وصلِ صابر سے پائے وصلِ رسول
حُجّۃ الواصلین ہیں صابر

دردمندوں کے بے سہاروں کے
بیکسوں کے معین ہیں صابر

فضل فرمائیں گے غلاموں پر
فضل رب بالیقین ہیں صابر

سبکو پہنچادو نارِ دوزخ میں ۔۔۔ جتنے اعدائے دین ہیں صابر
گیارہویں والے غوثِ اعظم کا ۔۔۔ جلوۂ محیِ دین ہیں صابر
جو شہنشاہِ پاک پلٹن ہے ۔۔۔ اس کے اک جانشین ہیں صابر
طالبانِ کرم امانتؔ بھی ۔۔۔ اور سب حاضرین ہیں صابر

کچھ امانتؔ کو بھی امانت دو
آپ رب کے امین ہیں صابر

برائے جادو ٹونہ سفلی

اِس نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالے اور چینی کی سپید رکابی پر رکھ کر روزانہ چاٹے:

۷۸۶

۱۰۸۳	۱۰۸۶	۱۰۸۹	۱۰۷۶
۱۰۸۸	۱۰۷۷	۱۰۸۲	۱۰۸۷
۱۰۷۸	۱۰۹۱	۱۰۸۴	۱۰۸۱
۱۰۸۵	۱۰۸۰	۱۰۷۹	۱۰۹۰

جسکے لب پر سورۃ رحمان ہے

جس کے لب پر سورۃ رحمان ہے
وہ بہت ہی خوش نصیب انسان ہے

آیت الکرسی پڑھے فرضوں کے بعد
جو کوئی وہ جنتی انسان ہے

اہلِ بیت اصحاب کا جو ہے غلام
بس وہی تو صاحبِ ایمان ہے

حشر میں دو تاج پائیں والدین
جس کا بچہ حافظ قرآن ہے

ہم ہیں سنی حنفی ہم سب کا امام
بو حنیفہ حضرت نعمان ہے

بخشوائے گا وہ دس اشخاص کو
با عمل جو حافظ قرآن ہے

دورِ حاضر کا امام احمد رضا
احسن العلماء کا یہ فرمان ہے

دورِ حاضر کا امام احمد رضا
در حقیقت سنیوں کی جان ہے

مسلکِ احمد رضا پر جو چلے
جنتی ہے وہ مرا ایمان ہے

مفتیٔ اعظم ولی ابن ولی
پیر و مرشد میرا عالی شان ہے

ہے مجدد اس صدی کا بالیقین
جو سراپا غوث کا فیضان ہے

اہل بیت اصحاب کا دشمن ہے جو
وہ بڑا مردود ہے شیطان ہے

موت آئے شاہ طیبہ کے حضور
بس امانت کا یہی ارمان ہے

کہتے ہیں قاری امانت جس کو سب
از سگانِ حضرت حسّان ہے

اے مومنو کے آقا حاجی ملنگ بابا

پُر نور تیرا روضہ حاجی ملنگ بابا
ہے جلوہ ٔ مدینہ حاجی ملنگ بابا

روضے سے تیرے دیکھے اللہ لکھا دکھا ہے
جس نے پہاڑ دیکھا حاجی ملنگ بابا

اوپر پہاڑیوں کے اللہ نام اقدس
قدرت کا یہ کرشمہ حاجی ملنگ بابا

ہے نامِ نامی عبد الرحمٰن شاہ تیرا
اور عرف پیارا پیارا حاجی ملنگ بابا

جو زائرین آتے ہیں تیری بارگہ میں
پاتے ہیں شہ کا صدقہ حاجی ملنگ بابا

آئے ہیں آج ہم سب روضے پہ بھیک لینے
دیدے نبی کا صدقہ حاجی ملنگ بابا

تونے پہاڑ پر بھی جا کر پہاڑ والے
پڑھوایا رب کا کلمہ حاجی ملنگ بابا

ہندو عیسائی سکھ بھی آتے ہیں تیرے در پر
اے مسلموں کے آقا حاجی ملنگ بابا

قربان ترے اوپر ہندو عیسائی سکھ بھی
اے مومنوں کے آقا حاجی ملنگ بابا

تونے بلندیوں پر جا کر بلند کیا ہے
اپنے نبی کا جھنڈا حاجی ملنگ بابا

کچھ بخش دو امانتؔ کو اپنے آستاں سے
خادم ہے آپ ہی کا حاجی ملنگ بابا
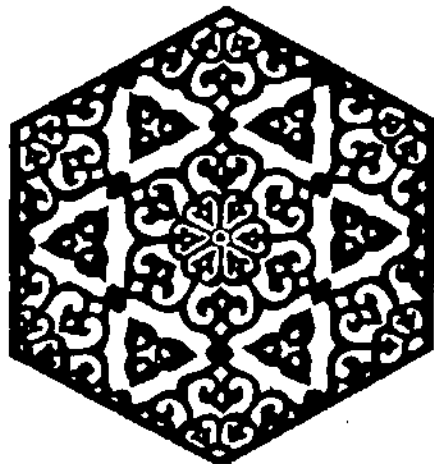
عجب تیرا دربار مخدوم ماہم

عجب تیرا دربار مخدوم ماہم
عجب تیری سرکار مخدومِ ماہم

جسے اہلِ حق سے محبت ہو اس سے
بہت کرتے ہیں پیار مخدوم ماہم

ترے خادموں کی یہی ہے تمنا
کرا دیجے دیدار مخدوم ماہم

ہزاروں کو ملتی ہے منھ مانگی نعمت
وہ ہے تیرا دربار مخدوم ماہم

شفا پاکے جاتے ہیں روضے سے تیرے
جو آتے ہیں بیمار مخدوم ماہم

ہدایت کی راہیں ہزاروں نے پائیں
تری پیاری گفتار مخدوم ماہم

چلاتے رہے آپ اعدائے دیں پر
شریعت کی تلوار مخدوم ماہم

دکھا دیجئے جلوۂ حق مجھے بھی
ہو تم جلوۂ یار مخدوم ماہم

مصیبت زدہ جب جہاں سے پکارے
ہیں اس کے مددگار مخدوم ماہم

ہیں جتنے ولی بمبئی میں امانت
ہیں ان سب کے سردار مخدوم ماہم

سبھی کے ہیں سرکار مخدوم اشرف

کرم کیجئے سرکار مخدوم اشرف ہو تم آلِ سرکار مخدوم اشرف

جو آتے ہیں روتے وہ جاتے ہیں ہنستے وہ ہے تیرا دربار مخدوم اشرف

جہاں پائیں جن بھوت والے شفائیں وہ ہے تیرا دربار مخدوم اشرف

بلیات کا خاتمہ ہو جہاں سے وہ ہے تیرا دربار مخدوم اشرف

ہے دار الشفا آپ کا آستانہ شفا پائیں بیمار مخدوم اشرف

کرم کر کرم کر کرم چاہتے ہیں ہیں جتنے بھی ھمار مخدوم اشرف

سلاطیں جھکاتے ہیں سر تیرے در پر ہے تو سب کا سردار مخدوم اشرف

یہاں بھی جلیں گے وہاں بھی جلیں گے جو ہیں تیرے اغیار مخدوم اشرف

ترے آستاں پر جھکاتے ہیں سر کو بڑے اونچے سردار مخدوم اشرف

امانت وہ رضوی ہوں یا اشرفی ہوں
سبھی کے ہیں سرکار مخدوم اشرف

ولی ابنِ ولی ابنِ ولی ہیں احمدِ نوری

نبی کی آل اولادِ علی ہیں احمدِ نوری
ولی ابنِ ولی ابنِ ولی ہیں احمدِ نوری

مجسم فیضِ عثمانِ غنی ہیں احمدِ نوری
نبی کا لختِ دل جانِ علی ہیں احمدِ نوری

ہیں پیارے لاڈلے حسنین کے مارہروی دولھا
ضیائے چاریارِ احمدی ہیں احمدِ نوری

حضورِ غوثِ اعظم قطبِ عالم کے ہوئے مظہر
عطا خواجہ معین الدین کی ہیں احمد نوری

مجدد گیارہویں کے میر عبد الواحدِ چشتی
انھیں کی نسلِ نوری فاطمی ہیں احمدِ نوری

تصوف کا لیا ہے درس جن سے اولیا نے بھی
وہ نور العارفیں مارہروی ہیں احمدِ نوری

ولی پیدا ہوا ہے آپ کا بیٹا بریلی میں
رضا سے جس نے فرمایا وہی ہیں احمدِ نوری

خلافت عمر میں چھ ماہ کی مفتیٔ اعظم کو
بریلی آکے جس نے دی وہی ہیں احمدِ نوری

مجدد جو ہوئے پندرہویں کے وہ مفتیٔ اعظم
انھیں کے مرشدِ مارہروی ہیں احمدِ نوری

کچھوچھے کے حضورِ اشرفی بھی درس لیں جن سے
وہ شیخ الاولیاء مارہروی ہیں احمد نوری

امانت اعلیٰ حضرت نے بھی جن سے فیض پایا ہے
وہ خواجہ بوالحسینِ قادری ہیں احمدِ نوری

رجب کی گیارہویں تھی تیرا سو چوبیس ہجری تھی
گئے خلدِ بریں میں جنتی ہیں احمدِ نوری

امانت سال رحلت نوری کی خوش نظمی سے نکلی
عدد انیس سو چھ عیسوی ہیں احمدِ نوری ۱۹۰۶ء

✪✪✪

غوث اعظم کی ضیا احمد رضا

شمع بزم اولیاء احمد رضا غوث اعظم کی ضیا احمد رضا
مظہر آلِ رسول احمدی جلوۂ خواجہ پیا احمد رضا
خاندانِ برکت اللہ کا چراغ شاہِ نوری نے کہا احمد رضا
بلگرامی شیخ کے قائم مقام بو حنیفہ کی عطا احمد رضا
کی ہیں تصنیفات چودہ سو رقم آپ نے صد مرحبا احمد رضا
سیکڑوں مفتی محدث مولوی آپ کے در کے گدا احمد رضا
سیکڑوں مجذوب سالک اور فقیر آپ پر دل سے فدا احمد رضا
اس صدی کے ہیں مجدد بالیقین مفتیٔ اعظم رضا احمد رضا
اے امانت فخر کر مرشد ترا ہے رضائے مصطفٰے احمد رضا

ترے مداح ہیں صدر الافاضل مفتیِ اعظم

ترے تقوے کے بدمذہب بھی قائل مفتیِ اعظم
غلامی میں تری قابل سے قابل مفتیِ اعظم

نہیں اس دور میں تم جیسا عامل مفتیِ اعظم
ہو تم اس دور کے درویشِ کامل مفتیِ اعظم

ہے عالمگیر شہرت تم کو حاصل مفتیِ اعظم
تمہیں جو دیکھے وہ ہو جائے مائل مفتیِ اعظم

تری مدحت سرائی کر رہے ہیں ترے مرشد خود
ترے مدّاح ہیں صدر الافاضل مفتیِ اعظم

ترے فتوے کو قانونِ شریعت کے مصنف نے
پڑھا کہہ اٹھے ہیں شیخ الدلائل مفتیِ اعظم

ترے فتوے کو جس جس نے پڑھا یہ ہو گیا ظاہر
ہیں اپنے وقت کے شیخ الدلائل مفتیِ اعظم

سفر میں یا حضر میں جس نے جو مانگا دیا اس کو
نہیں محروم لوٹا کوئی سائل مفتیِ اعظم

ہو چشتی قادری بھی نقشبندی سہروردی بھی
تمہیں ہو جامعِ چودہ سلاسل مفتیِ اعظم

تھی سن چودہ سو دو ہجری شبِ چودہ محرم تھی
ہوئے جس وقت تم مولیٰ سے واصل مفتیِ اعظم

امانتؔ کو عطا کی آپ نے چودہ سلاسل کی
خلافت اور اجازت شیخِ کامل مفتیِ اعظم

ترے مرشد نے کی تعریف تیری یہ امانتؔ پھر
بیاں کیا کر سکے تیرے فضائل مفتیِ اعظم
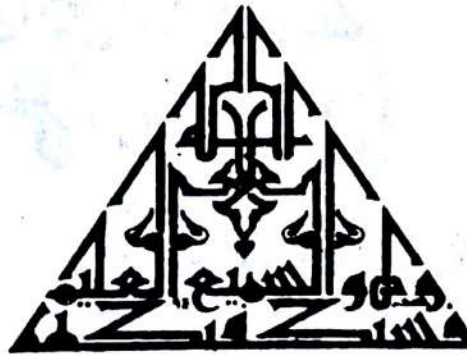
احمدِ نوری کی ضیا مفتی ہدایت رسول

شمعِ جمالِ مصطفےٰ مفتی ہدایتِ رسول
زینتِ بزمِ اولیاء مفتی ہدایت رسول

پنجۂ غوثِ پاک تھا آپ کی پشت پر بنا
جلوۂ غوث و مرتضیٰ مفتی ہدایت رسول

آپکو شیر بیشۂ اہلِ سنن کہیں رضا
احمدِ نوری کی ضیا مفتی ہدایت رسول

شاہِ رضا کے دور میں اے شیر بیشۂ سنن
شہرہ تھا ترے وعظ کا مفتی ہدایت رسول

توریت اور زبور کے انجیل اور قرآن کے
عالمِ دین مرحبا مفتی ہدایت رسول

دشمنِ غوث و خواجہ وَ شاہِ رضا کے واسطے
آپ تھے قہرِ کبریا مفتی ہدایت رسول

بدمذہبوں کو آپ نے ہر جا شکستِ فاش دی
سکہ جمایا دین کا مفتی ہدایت رسول

خدمتِ دینِ پاک میں عمر گزاری آپ نے
ناشر مسلکِ رضا مفتی ہدایت رسول

رمضان جمعۃ الوداع ہی میں جہان والوں کو
الوداع کہہ کے چل دیا مفتی ہدایت رسول

ہے یہ خدا سے التجا تربتِ پاک پر تری
بارشِ نور ہو سدا مفتی ہدایت رسول

قاری امانتِ رسول ابن ہدایتِ رسول
ہے سگِ مصطفےٰ رضا مفتی ہدایت رسول

قطب عالم غوث اعظم کی کرامت ہیں ضیاء

کیا ہو مدحت انکی عکسِ اعلیٰحضرت ہیں ضیاء
منبعِ فیضان دربار رسالت ہیں ضیاء

سیکڑوں روشن ہوئے ہیں دین کے جن سے چراغ
شیخ کامل وہ ضیائے دین وملت ہیں ضیاء

مفتی دیں یو المساکیں اس فقیہ العصر کو
جسنے دی ہو خود اجازت اور خلافت ہیں ضیاء

عظمت سرکار کا ڈنکا بجانے کے لیئے
شہر طیبہ بھیجا ہیں جس کو اعلیٰحضرت ہیں ضیاء

جو بہتر سال سے رہتے ہیں طیبہ میں وہی
مرد حق آگاہ بحر علم وحکمت ہیں ضیاء

جذب کا عالم رہا کتنے برس بغداد میں
جن پہ طاری بس وہی شیخ طریقت ہیں ضیاء

رہ کے بھی نجدی حکومت میں کریں نجدی کا رد
قطب عالم غوث اعظم کی کرامت ہیں ضیاء

سن پچھتر میں مدینے میں امانت قادری
جس نے دی تجھ کو اجازت اور خلافت ہیں ضیاء

ساتھ میں امی بھی اور حاجی ہدایت ہیں ضیاء
ساتھ میں ہے روشنی شمع ہدایت ہیں ضیاء

طیبہ میں رہ کر بتایا تجھ کو تیرے گھر کا حال
صاحب کشف و کرامت اے امانت ہیں ضیاء

نہیں تم جیسا پابندِ شریعت مفتیٔ اعظم

تمہیں ہو تاجدارِ دین و ملت مفتیٔ اعظم
تمہیں ہو بادشاہِ اہل سنت مفتیٔ اعظم

ہے ممکن چاند پر جانا یہ ثابت کر دیا تو نے
ترے آگے جھکے اہل بصیرت مفتیٔ اعظم

فقیہوں نے بھی سر اپنا جھکایا آپ کے آگے
فقہ میں آپ کو ایسی بصارت مفتیٔ اعظم

ہزاروں مفتیوں کی آپ نے اصلاح فرمائی
ہو فخر تاجدارانِ شریعت مفتیٔ اعظم

بہت سے اولیاء اللہ نے جنات نے آقا
تلمذ پا یا پائی تیری صحبت مفتیٔ اعظم

عرب والوں نے بھی تم سے خلافت اور اجازت لی
تمہاری ہے یہ عزت اور عظمت مفتیٔ اعظم

تھے ہر جلسہ کی زینت رونقِ ہر بزم بھی کہیے
سراپا غوث اعظم کی کرامت مفتیٔ اعظم

مری نظروں نے پورے ملک میں ڈھونڈا کھکھوڑا ہے
نہیں مل پایا کوئی مثلِ حضرت مفتیٔ اعظم

ہزاروں مفتیوں کو دیکھا اور پیروں فقیروں کو
نہیں تم جیسا پابند شریعت مفتیٔ اعظم

کسی کو اعلیٰ حضرت کوئی کہہ دے فرق کیا پڑتا
جو اعلیٰ ہے رہے گا اعلیٰ حضرت مفتیٔ اعظم

بہت سے حاسدیں دن رات تھے اس فکر میں آقا
بجھے کیسے تری شمع ولایت مفتیٔ اعظم

تری شمع ولایت کل بھی تھی ہے آج بھی
فروزاں ہے رہے گی تا قیامت مفتیٔ اعظم

پچاسوں مسئلے ایسے کئے حل جو تھے لا ینحل
امام اعظم کی پائے تھے نیابت مفتیٔ اعظم

ہزاروں مفتیوں پیروں فقیروں میں نمایاں تھے
تھے سرکارِ مدینہ کی عنایت مفتیٔ اعظم

وصال پاک کی اک ماہ پہلے ہی خبر دے دی
ہے یہ بھی آپ کی زندہ کرامت مفتیٔ اعظم

کی قائم اعلیٰ حضرت نے ترے نام مبارک پر
رضائے مصطفےٰ سنی جماعت مفتیٔ اعظم

امانتؔ فخر کر جتنا وہ کم ہے کمسنی ہی میں
تجھے دیں کُل سلاسل کی خلافت مفتیٔ اعظم

یہ ہے مقبولیت دربارِ مرشد میں امانتؔ کی
اسے بخشیں نمازوں میں امامت مفتیٔ اعظم

ہمارے دستخط شجروں پہ کروا لو امانتؔ سے
پہاڑوں پر یہ فرماتے تھے حضرت مفتیٔ اعظم

بیک وقت آپ اجمیرِ مقدس میں بھوالی میں
امانتؔ کو دکھائیں یہ کرامت مفتیٔ اعظم

پہاڑوں کے سفر میں گھر سے بلوایا امانتؔ کو
لیں اپنے ساتھ میں بخشیں رفاقت مفتیٔ اعظم

صدر الافاضل مالِ جہان
۱۳۶۷ھ

مفتی نعیم الدین کی شان فرمائیں تفسیر قرآن

علم و حکمت کے تھے امام علامہ یکتائے زمان

صدر الافاضل ہیں یہ نعیم اعلیٰ حضرت کا فرمان

جس سے بلا میں سمائیں عدو ہے وہ نعیم الدیں ذیشان

صدر الا فاضل بخشیں لقب اعلیٰ حضرت شیخِ زمان

ذی الحجہ میں ہو گئے خود قربانی کرکے قربان

خلد بریں میں جب پہنچے دوڑیں حوریں اور غلمان

سالِ رحلت کی تھی تلاش چلدیئے جس دم سوئے جنان

کہدو امانت سال وصال صدر الا فاضل مال جہاں
۱۳۶۷ھ

مادّے اک سو تاریخی لکھے ہیں خوب عظیم الشان

مفتیٔ اعظم کا ہے بہت
قاری امانت پر فیضان

ابن اعلیٰ حضرت ہیں میرے مفتیٔ اعظم

تاجدارِ ملت ہیں میرے مفتیٔ اعظم
ابن اعلیٰ حضرت ہیں میرے مفتیٔ اعظم

صاحبِ ولایت ہیں میرے مفتیٔ اعظم
فخر اہل سنت ہیں میرے مفتیٔ اعظم

ہے حرام نسبندی حق کہا لکھا چھاپا
کوہِ استقامت ہیں میرے مفتیٔ اعظم

جنکے بارے میں رب نے کہہ دیا ہے لاخوف''
ہاں وہ در حقیقت ہیں میرے مفتیٔ اعظم

جس جگہ گئے حضرت نور کی ہوئی بارش
فضل رب عزت ہیں میرے مفتیٔ اعظم

بھیڑ لگ گئی فوراً عاشقان امت کی
مرشد شریعت ہیں میرے مفتیٔ اعظم

اس طرح شریعت کی کر گئے ہیں پابندی
بے مثال حضرت ہیں میرے مفتیٔ اعظم

شیخ نے ولادت پر دی خبر ولایت کی
فیض شاہ برکت ہیں میرے مفتیٔ اعظم

تاجدار مارہرہ نے ولی کہا جس کو
بوالحسینی رنگت ہیں میرے مفتیٔ اعظم

خود بریلی آ کر ہی نوری نے خلافت دی
صاحب فضیلت ہیں میرے مفتیٔ اعظم

عمر چھ مہینے کی جب ہوئی بریلی میں
پا گئے خلافت ہیں میرے مفتیٔ اعظم

محی دین جیلانی نام شیخ نے رکھا
غوث کی شباہت ہیں میرے مفتیٔ اعظم

اس صدی کے ہیں بیشک جو مجدد برحق
بس وہی امانت ہیں میرے مفتیٔ اعظم

شیخ ہیں امانت کے بیعت و خلافت کے
مرشدِ اجازت ہیں میرے مفتیٔ اعظم

برائے رِزق روزگار

حِفاظتِ جان و مال اور وسعت و برکتِ رزق کے لئے یہ نقش لکھ کر گلے میں ڈالے:

۷۸۶

۲	۱	۶
۵	۱۰	۷
۴	۹	۳

سنیوں کا در حقیقت حکمراں جاتا رہا

نور چشم حضرت نوری میاں جاتا رہا
گلشنِ برکاتیت کا باغ باں جاتا رہا

اہل سنت کرتے ہیں آہ وفغاں جاتا رہا
فخر ملت نازش ہندوستاں جاتا رہا

شہ ابو الحسنین حافظ قاری و مفتی حکیم
صاحبِ فیضان فخرِ مفتیاں جاتا رہا

تھا مجاہد بھی مناظر واعظِ شیریں بیاں
سنیوں کا در حقیقت حکمراں جاتا رہا

حامئ ملت وقارِ اہلسنت مرد حق
سید مارہرہ مخدوم جہاں جاتا رہا

نام سے جسکے وہابی لرزہ براندام تھے
شاہ آل مصطفےٰ شیر جہاں جاتا رہا

کی اشاعت مسلک احمد رضا کی عمر بھر
سنیت اور رضویت کا پاسباں جاتا رہا

حضرتِ برہانِ ملت ہوں کہ دیگر مولوی
سب کے سب گریاں ہیں میرِ کارواں جاتا رہا

مفتیانِ اہل سنت کرتے ہیں آہ وفغاں
آہ وہ علم فقہ کا نکتہ داں جاتا رہا

رو کے کہتا ہے زبانِ حال سے علم جفر
آہ صدر ہند میرا رازداں جاتا رہا

خوب روشن کرکے دینِ پاکِ احمد کا چراغ
ماہِ تاباں وارث پیغمبراں جاتا رہا

مفتیٔ اعظم کے دل کا چین اور آنکھوں کا نور
مصطفیٰ پیارے کا پیارا لطف جاں جاتا رہا

سن چوہتر عیسوی تھی اور دو جولائی تھی
سیدِ آلِ مصطفیٰ سوئے جناں جاتا رہا

پھول جھڑتے تھے زباں سے بر سر ممبر مدام
اہل سنت کا امانت گل فشاں جاتا رہا

یعنی قطبِ وقت حیدر مصطفیٰ کا عرس ہے

مصطفیٰ حیدر حسن مردِ خدا کا عرس ہے
آل و اولادِ حبیب کبریا کا عرس ہے

تاجدارِ سنیت سر چشمۂ برکاتیت
اہل سنت اہل حق کے پیشوا کا عرس ہے

مسندِ برکاتیت کی زیب و زینت جس سے تھی
سید مارہروی زین العبا کا عرس ہے

درس لیتے جس سے اپنے وقت کے روشن ضمیر
یعنی قطبِ وقت حیدر مصطفیٰ کا عرس ہے

ماہِ غوث پاک میں غوث و نبی سے جا ملا
کرتے کرتے ذکر حق اس باخدا کا عرس ہے

سن ہوئی چودہ سو سولہ آئی جب پندرہویں شب

ہو گیا واصل بحق اس باصفا کا عرس ہے

مفتیٔ اعظم کے دل کا چین اور آنکھوں کا نور

مصطفےٰ پیارے کے پیارے مصطفےٰ کا عرس ہے

یادگارِ احمدِ نوری میاں آلِ رسول

جان و شانِ سید آلِ مصطفےٰ کا عرس ہے

حضرتِ آلِ محمد شاہِ حمزہ کی ضیا

نورِ عینِ آلِ احمد پُر ضیا کا عرس ہے

برکت اللہ شہ اویس و حضرتِ عبد الجلیل

جلوہ گر ہیں شمع بزم اصفیا کا عرس ہے

عبد واحد بلگرامی غوث و خواجہ آئے ہیں

آج مارہرہ میں ان کے دلربا کا عرس ہے

آج ماہرہ میں آئے ہیں بہت سے اولیا

اس لئے اک جانشینِ اولیاء کا عرس ہے

جلوہ ٔ فاروق و عثماں جلوہ ٔ بو بکر تھا
جلوۂ حسنین ظل مرتضٰی کا عرس ہے

آخری دم تک اشاعت دین کی کرتے رہے
ترجمانِ مسلکِ احمد رضا کا عرس ہے

حضرت الحاج سید شہ حسین قادری
آپ کے بھائی سراج الاصفیاء کا عرس ہے

ہیں امینِ قادریت اشرف و افضل نجیب
جس کی کرنیں بس اسی نور الہدیٰ کا عرس ہے

مانگ لے جو مانگنا ہو اے امانت قادری
صاحبِ جود و سخا بحر عطا کا عرس ہے

مدینے میں ضیاء الدین حضرت فضل رحماں ہیں

بحمد اللہ تاجِ اہل سنت فضل رحماں ہیں
ملی جن کو مدینے میں سکونت فضل رحماں ہیں

مدینے میں ہوئی جس کی ولادت فضل رحماں ہیں
مدینے ہی میں پائی جس نے رحلت فضل رحماں ہیں

مدینے میں ہوا مسکن مدینے میں ہوا مدفن
بہت ہی خوش نصیب واعلیٰ قسمت فضل رحماں ہیں

تھے اس جنت میں پہلے جس پہ قرباں جنتیں ساری
چلے جنت ہی سے پھر پہنچے جنت فضلِ رحماں ہیں

اواخر ماہِ عید الفطر میں رب سے ہوئے واصل
ملائک سے ملے جو عید حضرت فضلِ رحماں ہیں

تہتر سال طیبہ میں ملے قطب مدینہ کو
انہیں کے جانشیں مخدوم ملت فضلِ رحماں ہیں

ملا والد سے زیادہ وقت جس کو شہر طیبہ میں
وہ فرزندِ ضیاء الدین حضرت فضلِ رحماں ہیں
کہا قطبِ مدینہ جن کو اہل اللہ نے اکثر
انہیں حضرت کے بیٹے باکرامت فضل رحماں ہیں
مدینے میں جنھوں نے شمع ایماں کو کیا روشن
وہی تو شمعِ بزمِ اعلیٰ حضرت فضلِ رحماں ہیں
ضیاء الدین احمد تھے خلیفہ اعلیٰ حضرت کے
خلیفہ مفتیٔ اعظم کے حضرت فضلِ رحماں ہیں
حمایت بابا کا بخشیں لقب قاری امانت کو
مدینے میں ضیاء الدین حضرت فضل رحماں ہیں
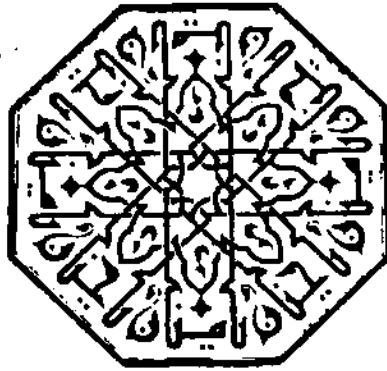
منظہرِ احمد علی ہیں شاہ لطف اللہ میاں

باخدا حق کے ولی ہیں شاہ لطف اللہ میاں
منظہرِ احمد علی ہیں شاہ لطف اللہ میاں

آپ کے منصب کو تو کم لوگ سمجھے آپ کے
پیر بھائی شاہ جی ہیں شاہ لطف اللہ میں

آپ عابد آپ زاہد مردِ حق آگاہ آپ
آپ فیضانِ نبی ہیں شاہ لطف اللہ میاں

ہیں منور آپکے انوار سے سب خاص و عام
آپ ایسی روشنی ہیں شاہِ لطف اللہ میاں

آپ کے اور شاہ جی بابا کے شیخ محترم
حافظِ احمد علی ہیں شاہ لطف اللہ میاں

اے امانتؔ تو بہت خوش بخت ہے آقا ترے
اعلیٰ حضرت قادری ہیں شاہ لطف اللہ میاں

قبول کیجئے سب کا سلام یا شہ جی

جھکائے سر کو بصد احترام یا شہ جی
کھڑے ہیں در پہ تمہارے غلام یا شہ جی
نقاب اٹھائیے اب تو اے گنجِ لطف و کرم
قبول کیجئے سب کا سلام یا شہ جی

نگاہِ لطف و کرم ہو اگر تو بن جائیں
ہمارے بگڑے ہوئے سارے کام یا شہ جی

نہیں ہے فیض ترا منحصر مریدوں پر
ہے خاص و عام پہ فیضانِ عام یا شہ جی

تمہارے در سے غلاموں کو شاہ ملتا ہے
نبی کے عشق و محبت کا جام یا شہ جی

حسد ہو بغض ہو نفرت ہو اولیاء سے جسے
اسی کا ہوگا جہنم مقام یا شہ جی

ہے آرزوئے امانت ہو منقبت مقبول
یہ لکھ کے لایا ہے رضوی غلام یا شہ جی

شہزادۂ مجددِ اعظم چلا گیا
جو ہند کا تھا مفتیِ اعظم چلا گیا

جو تھا مجدّدِ ماٰۃِ حاضرہ وہی
مصطفویوں کا مرشدِ اعظم چلا گیا

جو تھا فقیہِ اعظمِ ہند مصطفیٰ رضا
تھا مصطفیٰ کا نائبِ اکرم چلا گیا

ہاں چودھویں کی رات میں خورشیدِ سنیت
خلدِ بریں بماہِ مکرم چلا گیا

عالِم کی موت کہتے ہیں عالم کی موت ہے
عالَم سے چھپکے مفتیِ عالم چلا گیا

غمگین امتی کا جو کرتا تھا دور غم
امت کا تھا جو محسن و ہمدم چلا گیا

مظہر تھا اپنے مرشدِ مارہروی کا جو
تھا اشرفی و رضوی کا سنگم چلا گیا

نوری میاں بریلی میں خود آکے جس کو دیں
اپنی خلافتیں وہ مکرم چلا گیا

احمد رضا کا نورِ نظر قرّہِ بصر
تھا جانشینِ خواجۂ اعظم چلا گیا

بغداد والے آقا کا تھا مظہرِ اتم
غوث الوریٰ کا فیضِ مجسم چلا گیا

مدحت سرائی مرشد مارہروی نے کی
جس کی وہ سنّیوں کا معظم چلا گیا

جس کا ادب امانتِ نوری کریں شیوخ
ہاں قطبیت تھی جس کی مسلّم چلا گیا

✪✪✪

شہِ نوری نے فرمایا رضا سے

یہی ہے التجا ربُّ العلا سے
ہمیشہ رکھ غلامِ مصطفیٰ سے

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً دشمنانِ مصطفیٰ سے

جسے الفت ہو محبوبِ خدا سے
محبت چار یارِ مصطفیٰ سے

ہو نفرت بھی عدوِ مصطفیٰ سے
تو پھر ہو جائے گا وہ اولیاء سے

خدا کے قہر میں ہوگا ملوّث
جسے بھی بغض ہو احمد رضا سے

ملا ہے دامنِ مفتی اعظم
مرا رشتہ جڑا غوث الوریٰ سے

ولی کوئی بھی ایسا ہے بتاؤ
جسے نسبت نہ ہو غوث الوریٰ سے

شہِ برکات کا فیضانِ نوری
ہمیں ملتا ہے دربارِ رضا سے

ترا بیٹا ولی پیدا ہوا ہے
شہِ نوری نے فرمایا رضا سے

ترا بیٹا تو ہے شیخ المشائخ
کہا مارہرہ میں شاہِ رضا سے

وہ کہتے تھے ولی ہے متقی ہے
مقامِ مصطفیٰ پوچھو رضا سے

مجھے معلوم ہے جو کچھ ہوا ہے
بھلا کیوں دیتے ہو مجھ کو دلا سے

ہوئی فتحِ عظیمہ اس گھڑی کیوں — مسلماں اس گھڑی تھے بس ذرا سے
مسلماں آج زیادہ پھر پریشاں — یقیناً ہٹ گئے نقشِ وفا سے
وہ زمزم کو بلا ناغہ لگائے — نکلتے ہوں اگر مسّے مہاسے
زکوٰۃ اولاد کو دینا حرام است — وہ پوتے ہوں کہ پرپوتے نواسے

امانت ذرّہٗ ناچیز ہی ہے
خلافت پا گیا ہے اولیا سے

حفاظتِ جان و ایمان

حفاظتِ جان وایمان وحفاظتِ اطفال وحفاظتِ حمل کے لئے یہ نقش لکھ کر گلے میں ڈالا جائے۔ حاملہ کی ناف پر رہے۔

۷۸۶

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

یا حافظ	یا حفیظ	یا رقیب	یا وکیل
یا وکیل	یا رقیب	یا حفیظ	یا حافظ
یا حفیظ	یا حافظ	یا وکیل	یا رقیب
یا رقیب	یا وکیل	یا حافظ	یا حفیظ

یاسلام یاکبیر یامحیط بحق ان ربّی علی کل شیئ حفیظ ہ
وَصَلَّی اللّٰہ تعالٰی عَلٰی سیّدنا محمّد وّالہٖ وَصحبہٖ وَبارِکْ وَسلِّمْ

عکسِ صدرالشریعت جہانگیر ہیں

مفتیِ دین و ملت جہانگیر ہیں
پیکرِ علم و حکمت جہانگیر ہیں

جن کے شاگر ہیں شاہِ اختر رضا
تاجدارِ فضیلت جہانگیر ہیں

خوب دیتے تھے درسِ حدیث رسولؐ
راز دارِ حقیقت جہانگیر ہیں

درس و تدریس تحقیق کے شیخ تھے
دارالافتاء کی زینت جہانگیر ہیں

چلتا پھرتا مدرسہ تھے بحر العلوم
عکسِ صدر الشریعت جہانگیر ہیں

ہر جگہ جس نے احقاقِ حق ہی کیا
کوہِ صدق و صداقت جہانگیر ہیں

جس نے کعبے میں ابطالِ باطل کیا
جبلِ استقامت جہانگیر ہیں

کر دیا اک وہابی کو کعبے میں بھی
جس نے مبہوت حضرت جہاں گیر ہیں

لگ گئی بھیڑ سب عسکری آ گئے
صاحبِ فتح و نصرت جہانگیر ہیں

حرمین شریفین میں مرحبا
ساتھ حافظ عنایت جہانگیر ہیں

حج میں قاری امانتؔ کے ہمراہ تھے
وہ رفیقِ زیارت جہانگیر ہیں

مفتیٔ اعظم ہند کی تھی جھلک
جن کا تقویٰ طہارت جہانگیر ہیں

ناشرِ مسلک شاہِ احمد رضا
عاشقِ اعلیٰ حضرت جہانگیر ہیں

دی رضا و کرامت عنایت کو بھی
جس نے اپنی خلافت جہانگیر ہیں

بچپنے ہی میں جس نے کلامِ خدا
کرلیا حفظ حضرت جہانگیر ہیں

وہ محدث مفسر مصنف بھی تھے
اور پیرِ طریقت جہانگیر ہیں

نائب مفتی اعظم ہند بھی
رہبرِ اہل سنت جہانگیر ہیں

جن کے شاگرد ہیں مولوی چھ ہزار
وہ امینِ شریعت جہانگیر ہیں

ہر برس پہنچتے تھے پیلی بھیت میں
شمعِ بزم ہدایت جہانگیر ہیں

شہ ضیا نے کہا اے امانت رسول
بحرِ علم شریعت جہانگیر ہیں

شاہِ برکات والے مدینے چلے

عزیز جان محمد رضائے رسول سلمہٗ اپنی والدہ اور نانا جان الحاج محمد شفیع صاحب کے ہمراہ بتاریخ ۱۵/ذی قعدہ ۱۴۲۱ھ ہفتہ کو چھپریا بازار سے حج وزیارت کے لیے روانہ ہوئے۔

فضل رب العلا سے مدینے چلے
مصطفےٰ کی عطا سے مدینے چلے

حاجی صاحب ہمارے مدینے چلے
پڑھتے نوری ترانے مدینے چلے

شہر بانو بھی خاتون ابا میاں
اور شامول میرے مدینے چلے

شہر بانو محمد رضائے رسول
ساتھ نانا میاں کے مدینے چلے

یعنی فرزند قاری امانت رسول
میرے شامول مکے مدینے چلے

جس کا چوبیس برس قبل ہی رکھ دیا
نام ابن رضا نے مدینے چلے
مفتیٔ اعظم ہند ابن رضا
بس انہیں کی دعا سے مدینے چلے
اپنا قبل ولادت خلیفہ بنائیں
جس کو سرکار ستھرے مدینے چلے
شاہِ اختر رضا دیں خلافت جسے
بس وہی شاہزادے مدینے چلے
شاہِ خالد بھی مفتی جہانگیر بھی
جس کو ماذوں بنائے مدینے چلے
پونے دو سال کی کتنی کم عمر میں
قاری صاحب کے بیٹے مدینے چلے
لے کے نانی کی دادی کی سب کی دعا
بس محمد رضائے مدینے چلے

وہ محمد رضائے رسول و شفیع
اعلیٰ حضرت کے پیارے مدینے چلے
فضل رب حمد لب شکر رب سب کے سب
فخر قسمت پہ کرتے مدینے چلے
بو الحسین احمد نوری کا فیض ہے
شاہ برکات والے مدینے چلے
غوث و خواجہ رضا کا کرم ہو گیا
عبد واحد کے صدقے مدینے چلے
اچھے ستھرے وہ سرکارِ آل رسول
مرشدوں کے وسیلے مدینے چلے
عشق سرکار بطحا میں سب ہیں مگن
مرحبا رب کے بندے مدینے چلے
جا رہے ہیں چھریا سے مکہ شریف
دیکھنے رب کے جلوے مدینے چلے

اہل محفل بھی حج و زیارت کریں
یہ دعا کرتے کرتے مدینے چلے
انشا ء اللہ مکے پہنچ جائیں گے
مصطفٰے کے بھروسے مدینے چلے
عرفات اور مزدلفہ مکہ منیٰ
مکہ محترم سے مدینے چلے
مر حبا مر حبا مر حبا مر حبا
نعت آقا کی پڑھتے مدینے چلے
پڑھئے صلِ وسلم علیٰ المصطفٰے
یا رسول خدا المدد المدد

سب سے کہہ دو امانت کریں شکر رب
فضلِ مولا سے مکے مدینے چلے

مرقومات حج وزیارت ۲۰۰۱ء

فخر شبستان حرمین ۲۰۰۱ء
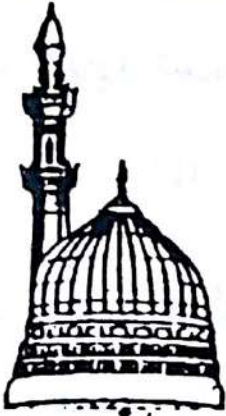
واپسی حرمین شریفین پر

اپنا جلوہ دکھا دیا تم نے ۔۔۔ مست و بے خود بنا دیا تم نے

یا رسول خدا غلاموں کو ۔۔۔ اپنے در پر بلا لیا تم نے

عمر دو سال میں رضا کو شہا ۔۔۔ حج و زیارت کرا دیا تم نے

اپنے روضے کی حاضری بخشی ۔۔۔ سبز گنبد دکھا دیا تم نے

جسکو کہتے ہیں سب رضائے رسول ۔۔۔ اس کو حاجی بنا دیا تم نے

مفتی اعظم نے جس کا نام رکھا ۔۔۔ اس کو سب کچھ عطا کیا تم نے

امِ شامول اور حاجی شفیع ۔۔۔ کا مقدر جگا دیا تم نے

ہم سبھوں کو بلا لو روضہ پر ۔۔۔ جیسے ان کو بلا لیا تم نے

زائروں کو اے تاجدار حرم ۔۔۔ خلد کا مژدہ دے دیا تم نے

حاجیوں کے ذریعہ ہم سب کو
آب زمزم پلا دیا تم نے

کلمہ ٔ لا الہ الا اللہ
کنکروں سے پڑھالیا تم نے

بےکسوں بےبسوں کوروتوں کو
میرے آقا ہنسا دیا تم نے

جب ہوئے فوت بیٹے جابر کے
ان کو دم میں جلا دیا تم نے

معجزے اور بھی ہیں احیا کے
زندہ مردوں کو کر دیا تم نے

حشر میں نفسی نفسی بولے نبی
میرے آقا انا کہا تم نے

ہم گنہگاروں کو جہنم سے
شاہ طیبہ بچا لیا تم نے

اس امانت رسول پر بے حد
فضل فرما دیا تم نے

میرے حافظ عنایت قادری کے گھر بہار آئی

میرے حافظ عنایت قادری کے گھر بہار آئی
درِ نوری امانت پر ضیائے چار یار آئی

مدینے اور مکے سے چلو حجاج آئے ہیں
درود مصطفٰے کی چار جانب سے پکار آئی

رسول اللہ کے ننھے رضا الحاج آئے ہیں
رضائے والدہ بھی لے کے طیبہ سے بہار آئی

بہاریں تیری آمد کی خوشی میں تجھ پہ قرباں ہیں
تھا اک عرصے سے جس ساعت کا سب کو انتظار آئی

بحمد اللہ شفیع محترم آئے ہیں طیبہ سے
مدینہ دیکھ کے آئے مسرت بے شمار آئی

مدینہ اور مکہ دیکھنے والو مبارک ہو
مبارک ہو مبارک ہر طرف سے یہ پکار آئی

مدینہ دیکھنے والوں کو دیکھو برکتیں لوٹو
یہی مژدہ سناتی رحمت پروردگار آئی

کرائے گا شفاعت چار سو لوگوں کی وہ حاجی
رہا گر باعمل موت اس کی بالا یمان یار آئی

نہ کیوں تیرے مقدر کا ستارہ عرش تک پہنچے
کہ تیری چشم نوری دیکھ کر ان کا مزار آئی

کئے تھے شادی سے پہلے دو حج قاری امانت نے
اب اس کی اہلیہ حج کر کے جن خوشگوار آئی

برائے حاجت و دفع محتاجی

سورۂ فلق ہر روز تیس مرتبہ پڑھے محتاج نہ ہوگا اور ہر حاجت پوری ہوگی۔ اوّل و آخر درود شریف۔

یانبی سلام علیک یارسول سلام علیک

یانبی سلام علیک یارسول سلام علیک
یاحبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

حسرتیں دل کی نکالو۔ اہلسنت کو سنبھالو۔
بدعقیدوں کو سدھارو۔ بدعقیدوں سے بچالو

یانبی سلام علیک یارسول سلام علیک
یاحبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

حسرتیں دل کی نکالو، دین و دنیا کو سنبھالو،
ہم غلامان رضا کو، اپنے روضے پر بلالو

یانبی سلام علیک یارسول سلام علیک
یاحبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

کاش پوری یہ دعا ہو، طیبہ میں وقت قضا ہو
جان من شہ پر فدا ہو، طیبہ میں مدفن عطا ہو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

جس گھڑی آئی قضا ہو، سامنے گنبد ہرا ہو،
لب پہ نام مصطفےٰ ہو، دین حق پر خاتمہ ہو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

کاش پورا مدعا ہو، حاضر در یہ گدا ہو،
لب پہ نعت مصطفےٰ ہو، پیش روضہ پڑھ رہا ہو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

قادری رضوی گداؤ، جھولیوں پھیلاؤ آ ؤ،
فیضِ غوث و خواجہ پا ؤ،جھوم کر شہ کو سناؤ

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

اے شہنشاہِ رسالت ، حا ضر در ہے امانت
کیجئے ہم سب پہ رحمت ، از طفیل شاہ برکت

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

حاضرِ در ہے امانت ، طالبِ چشم عنایت،
کیجئے سب پر عنایت، از طفیلِ اعلیٰ حضرت

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اعلیٰ حضرت سرکار علیہ رحمت الغفار کے لاکھوں سلام کے ترپین اشعار پر فقیر محمد امانت رسول رضوی برکاتی غفرلہٗ نے تضمین کی جو رسالہ کی شکل میں ۱۹۹۷ء کے جامعہ رضویہ مدینۃ الاسلام ہدایت نگر پیلی بھیت کے سالانہ جشن دستار و عرس اعلیٰ حضرت و مفتیٔ اعظم ہند و شمس الفیوض حاجی محمد ہدایت رسول علیہم الرحمہ کے موقع پر ۲۸؍ اکتوبر کو بنام لاکھوں سلام پر تضمین کا اجرا ہوا۔ اس میں سے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

مصطفےٰ شان قدرت پہ لاکھوں سلام   مصطفےٰ جان امت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جان خلقت پہ لاکھوں سلام   مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

تاجداروں کے آقا پہ بیحد درود   غم کے ماروں کے آقا پہ بیحد درود
بے سہاروں کے آقا پہ بیحد درود   ہم غریبوں کے آقا پہ بیحد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

ہو گئی صبح جب آیا مکہ کا چاند حضرت آ منہ کا حلیمہ کا چاند
روز دوشنبہ نکلا مدینہ کا چاند جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند

اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

جس کے سر ہر فضیلت کا سہرا رہا انبیاء کی امامت کا سہرا رہا
اورختم نبوت کا سہرا رہا جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا

اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

کوئی کیا جانے سرکار کی عظمتیں حکم پاتے ہی بادل برسنے لگیں
شیریں ہو جائیں واللہ کھاری کنویں وہ زباں جسکو سب کن کی کنجی کہیں

اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

میری جاں میرے ماں باپ اسپر فدا ذات جسکی شہنشاہِ ارض و سما
پیٹ پر پھر بھی واللہ پتھر بندھا کل جہاں مِلک اور جو کی روٹی غذا

اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

با خدا ہے وہ کونین کا تاجور اس کے خدّام دنیا کے سب تاجور
اس کی قسمت پہ قربان شمس و قمر جس مسلماں نے دیکھا انھیں اک نظر

اس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام

غوث اعظم وہ شہزادۂ مصطفیٰ پاؤں جس کا بر گردنِ اولیاء
اس کے سر کا کوئی جانے کیا مرتبہ جس کی ممبر ہوئی گردنِ اولیاء

اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

خواجۂ خواجگاں بادشاہ وطن شاہِ احمد رضا فخرِ اہل سنن
مفتیٔ اعظم ہند شیخ زمن میرے استاد ماں باپ بھائی بہن

اہل و وُلد و عشیرت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جان رحمت کا سایہ نہیں مصطفیٰ جیسا کوئی بھی آیا نہیں
کس پہ آقا کی رحمت کا سایا نہیں ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں

شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

اہل محشر ہوں جب کسمپرسی میں اور عالمِ نفسی نفسی میں بدلے ہوں طور
اُس گھڑی ہو تلاشِ شہِ غار ثور کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور

بھیجیں سب انکی شوکت پہ لاکھوں سلام

ہے دعائے امانت بروز جزا　　پہنچیں جس وقت پیشِ رسول خدا
ساتھ ہوں مصطفیٰ اور حامد رضا　　مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

بشارت عظمیٰ

بحمدہٖ تعالیٰ شیخ طریقت حضرت الحاج قاری محمد امانت رسول صاحب قبلہ کو اپنے پیر و مرشد پندرہویں صدی کے مجدد ثانی اعلیٰ حضرت جانشین غوث و خواجہ حضور مفتیٔ اعظم ہند علامہ شیخ مصطفےٰ رضا خانصاحب قبلہ نوری علیہ الرحمہ سے جملہ سلاسل مبارکہ کی اجازت تامہ حاصل ہیں۔ انیس برس کی عمر میں جب ۱۳۹۶ھ میں والدین کے ہمراہ پہلی بار مدینہ شریف تشریف لے گئے تو مدینہ پاک میں مکین دیار سید المرسلین مقبول بارگاہ رحمت اللعالمین قطب مدینہ علامہ شیخ ضیاء الدین احمد مدنی علیہ الرحمہ نے بھی جملہ سلاسل کی خلافت واجازت عطا فرمائیں۔ نیز حضور مجاہد ملت سلطان المناظرین علامہ شیخ حبیب الرحمٰن صاحب عباسی رئیس اعظم اڑیسہ، و یادگار مشائخ مارہرہ سید الاصفیاء علامہ شیخ سید مصطفےٰ حیدر حسن میاں صاحب علیہ الرحمہ مارہرہ شریف اور سید السادات قطب بلگرام حضرت علامہ شیخ سید آل محمد ستھرے میاں صاحب علیہ الرحمہ نے بھی اپنی اپنی خلافتوں واجازتوں سے نوازا۔

محمد طیب علی قادری غفرلہٗ

خلیفہ مفتیٔ اعظم ہند حضرت الحاج الشاہ قاری

محمد امانت رسول صاحب کی تصنیفات

* تجلیات غوث الثقلین
* تجلیات بلگرام و مارہرہ
* تجلیات امام احمد رضا
* تجلیات محدث سورتی
* تجلیات حضور مفتیٔ اعظم ہند
* پندرہویں صدی کا مجدد
* بیاض قادری و نوری
* خزانۂ رحمت و برکت
* بہارِ بخشش
* لاکھوں سلام پر تضمین
* اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں انصاریوں کا مقام
* قطب مدینہ اور حضور مفتیٔ اعظم ہند قبلہ
* سوانح حیات مفتی ہدایت رسول رامپوری
* مکمل طریقۂ فاتحہ مع برکات فاتحہ
* بانوے حدیثوں کا لاثانی مجموعہ